Reg. No. L 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
تار کا پتہ الفضل لاہور ۔ ٹیلیفون نمبر ۲۷۹
روزنامہ الفضل لاہور
یوم پنجشنبہ
۴ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ
شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہوار ۲/۱ ۲ ۔ فی پرچہ ۱/
جلد ۴/۶ ۔ ۳ صلح ۱۳۳۱ھش / ۳ جنوری ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۳

قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق

اتحادی وفد کی نئی تجاویز

ٹوکیو ۲؍جنوری کوریا میں عارضی صلح کے مذاکرات میں حصہ لینے والے اتحادی وفد نے فوجی اور شہری قیدیوں کے تبادلہ کی ایک نئی تجویز پیش کی ہے۔ اس کے مطابق قیدیوں کو اپنی مرضی سے تبادلہ کرانے کا اختیار ہوگا۔ تبادلہ کی بنیاد اس اصول پر ہوگی۔ کہ ایک کے بدلے میں ایک قیدی کا تبادلہ عمل میں آئے نیز اس امر کی ضمانت دینی ہوگی کہ وہ رہا ہونے کے بعد میدان جنگ میں واپس نہیں جائیں گے۔ اقوام متحدہ کے وفد نے کمیونسٹوں کی یہ تجویز کہ لازمی طور پر تمام قیدیوں کا تبادلہ بیک وقت عمل میں آجائے مسترد کر دی ہے۔

کاریگروں کے تربیتی مسائل پر غور و فکر

کراچی ۲؍جنوری۔ افرادی طاقت اور کاریگروں کی تربیت کے سوال پر غور کرنے کے لئے آئندہ منگل سے یہاں ایک کانفرنس ہو رہی ہے جو پانچ دن تک جاری رہے گی اس میں اسبات پر بحث کی جائے گی کہ غیر تربیت یافتہ کاریگروں میں سے بے روزگاری دور کرنے اور تربیت یافتہ کاریگروں کی زبردست کمی کو پورا کرنے کیلئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ وزیر صنعت ڈاکٹر اے۔ ایم۔ مالک کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔

خواجہ ناظم الدین مشرقی بنگال جائینگے

کراچی ۲؍جنوری۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین اس مہینے کی ۲۵ تاریخ کو مشرقی بنگال کے دس روزہ دورے پر ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں۔ وزارت عظمےٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد آپ پہلی مرتبہ مشرقی بنگال تشریف لے جائیں گے۔

کراچی اور پشاور کے درمیان فضائی سروس

کراچی ۲؍جنوری۔ راولپنڈی اور لاہور کے راستے پشاور کراچی کے درمیان سہ روزہ فضائی سروس کل سے پھر شروع ہو رہی ہے۔ ہر پیر اور جمعرات کو ایک ہوائی جہاز سوا بجے دن کے قریب کراچی سے پشاور پہنچا کرے گا۔ اور بیس منٹ ٹھہرنے کے بعد واپس روانہ ہو جائے گا۔

گورنر پنجاب سیالکوٹ کے دورے پر

سیالکوٹ ۲؍جنوری۔ پنجاب کے گورنر عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر سیالکوٹ کے دو روزہ دورے پر آج دوپہر لاہور سے یہاں پہنچے۔ سول ریسٹ ہاؤس پر لاہور ڈویژن کے کمشنر اور ضلع کے دیگر افسران نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ کل شام تک لاہور واپس تشریف لے آئینگے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۲؍جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو گذشتہ تین روز سے بخار اور "لنگز" میں "کنجشن" کی شکایت ہے۔ کل سے بخار تیز ہو گیا ہے نیز دل میں گھبراہٹ اور کمزوری بھی بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

ڈھاکہ ۲؍جنوری۔ جناح عوامی لیگ کے صدر مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ جناح عوامی لیگ کے کارکنوں کی ایک آل پاکستان کانفرنس عنقریب کراچی میں منعقد کی جائے گی۔

نہر سویز کے علاقے میں مصری چھاپہ ماروں نے اپنی سرگرمیاں تیز کردیں

برطانوی کمانڈر کی دھمکی کے جواب میں متعدد کیمپوں اور فوجی ٹھکانوں پر شدید حملے

قاہرہ ۲؍جنوری۔ مصری چھاپہ ماروں نے برطانوی کمانڈر کو دھمکی دی ہے کہ اگر برطانوی فوجوں نے نہر سویز کا علاقہ خالی نہ کیا۔ تو مصری چھاپہ ماران کے فوجی کیمپوں اور اہم ٹھکانوں پر زور شور سے حملے شروع کر دیں گے۔ کل رات انہوں نے نہر سویز کے برطانوی کمانڈر کو ایک الٹی میٹم دیا جو اس دھمکی پر مشتمل تھا۔ یہ الٹی میٹم برطانوی کمانڈر کی اس دھمکی کے جواب میں تھا جو اس نے پچھلے ہفتہ دی تھی۔ برطانوی دھمکی میں کہا گیا تھا۔ کہ اگر مصری چھاپہ ماروں نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ تو انہیں کچل دیا جائے گا۔ چھاپہ ماروں نے کل رات الٹی میٹم بھیجتے ہی اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے پانی کے ایک بہت بڑے ٹنک کو نشانہ بنایا۔ جو اس علاقہ میں واقعہ تھا۔ جہاں گذشتہ دنوں برطانوی سپاہیوں نے سڑک تعمیر کرنے کے سلسلے میں چھپتر مکان گرائے تھے۔ انہوں نے آدھی رات کو چھاپہ مار کر پانی کا ٹنک بالکل تباہ کر دیا عفیفہ میں بھی ایک فوجی کیمپ پر حملہ ہوا جس میں تین برطانوی سپاہی ہلاک اور پچیس ۲۵ زخمی ہوئے۔ چھاپہ ماروں کے ایک اور دستہ نے ابو سلطان کے ہوائی اڈے پر پٹرول کی ٹنکی پر بم پھینک کر اسے تباہ کر دیا۔ اس حملے کے بعد برطانوی کمانڈر کے ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا کہ چھاپہ ماروں کا یہ تمام دستہ ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چھاپہ ماروں نے اسکی تردید کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس حملے میں انہیں کوئی جانی نقصان نہیں پہنچا۔ برطانوی حکام کا کہنا ہے کہ انہوں نے ایک ہسپتال پر بھی چھاپہ مارا اگرچہ دونوں طرف سے شدید گولیاں چلیں۔ لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

مصری شکایت کی تحقیقات

قاہرہ ۲؍جنوری۔ مزدوروں کی بین الاقوامی انجمن کا ایک نمائندہ عنقریب نہر سویز کے علاقے میں پہنچنے والا ہے۔ وہ مصر کی اس شکایت کی تحقیقات کرے گا۔ کہ برطانوی حکام نہر سویز کے علاقے میں مصری باشندوں کو بیگار کام کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔

ویزا کی فیس منسوخ کردی جائیگی

کراچی ۲؍جنوری۔ عراق میں پاکستان کے سفیر مسٹر غضنفر علی خان نے بتایا ہے عراق جانیوالے باشندوں سے ویزا کی جو فیس لی جاتی ہے۔ امید ہے کہ عراقی حکومت اسے جلد ہی منسوخ کر دی گی۔

کراچی ۲؍جنوری۔ سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین آج پشاور سے کراچی پہنچ گئے۔ یہاں آپ کا قیام بہت مختصر ہوگا۔

خاتون پاکستان کا لاہور میں ورود

لاہور ۲؍جنوری۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح آج شام پاکستان میل کے ذریعہ ملتان سے لاہور تشریف لے آئیں۔ آپ یہاں گورنر پنجاب کے مہمان کی حیثیت سے تین روز قیام فرمائیں گی۔

ایرانی تیل کے متعلق عالمی بنک نے ابھی کوئی معین تجویز پیش نہیں کی

کراچی ۲؍جنوری۔ ایران میں پاکستان کے سفیر ہز ایکسی لینسی غضنفر علی خاں نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ ایران نے تیل کے بارے میں عالمی بنک کا تیار کردہ منصوبہ مسترد کر دیا ہے۔ کل رات ایران سے کراچی واپس پہنچنے کے بعد انہوں نے ایک بیان میں بتایا کہ عالمی بنک نے ابھی تک تیل سے متعلق کوئی قطعی تجویز پیش نہیں کی ہے۔ بنک کا وفد ان دنوں تہران میں مقیم ہے۔ وہ صرف ضروری معلومات حاصل کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ انہوں نے پچھلے دنوں ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق سے جو ملاقاتیں کی تھیں وہ امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر ابو الحسن اصفہانی کے نمائندے کی حیثیت سے کی تھیں کیونکہ تیل کی صنعت کا انتظام عارضی طور پر عالمی بنک کے حوالے کرنے کی تجویز انہوں ہی نے پیش کی تھی اور طرفین کے مابین بات چیت بھی انہیں کے کہنے پر شروع ہوئی تھی۔

مسٹر غضنفر علی خاں حکومت پاکستان سے مشورہ کرنے کے لئے کراچی واپس آئے ہیں۔ آج صبح وہ قائد اعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔

پشاور میں تپدق کا نیا ہسپتال مکمل ہو گیا

پشاور ۲؍جنوری۔ یہاں تپ دق کا ایک وسیع ہسپتال اور دو نئے وارڈ مکمل ہو گئے ہیں۔ ان دونوں وارڈوں میں ۸۰ مریضوں کی رہائش کا انتظام ہے۔ سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین اس مہینے کی بارہ تاریخ کو اس ہسپتال اور اسکے داخلی وارڈوں کا افتتاح کر رہے ہیں۔ ہسپتال کی عمارت کے ساتھ جدید طرز کی دو کانیں اور مکان وغیرہ بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ تاکہ ان کی آمدنی ہسپتال کو مزید وسیع کرنے پر خرچ ہو سکے۔ حکومت سرحد نے ۲ لاکھ روپے کے مصارف سے یہ ہسپتال قائم کیا ہے۔

ایڈمنسٹریٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳ جنوری ۱۹۵۲ء

لادینی نظام اور اسلام

(۲)

ہم نے کل عرض کی تھا کہ اسلام میں طبقاتی جھگڑوں کا کوئی مقام نہیں۔ وہ انسانوں کو مال و زر اور ثروت دنیوی کے پیمانوں سے نہیں ناپتا بلکہ تقوےٰ کے پیمانے سے ناپتا ہے۔ اس کے نزدیک تمام انسان ایک ہی انسانی سطح پر ہیں۔ البتہ جو شخص نیکیوں میں سبقت لے جاتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک انعام پانے کا مستحق ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام معاشیات کو بالکل نظرانداز کر دیتا ہے۔ اور اس کے توازن کے لئے کوئی ہدایات نہیں دیتا۔ اسلام کے نزدیک مادی حالتیں روحانی حالتوں سے جدا نہیں ہیں۔ اس لئے وہ تقوےٰ کا معیار قائم کرنے کے لئے مادی حالتوں کو متوازن رکھنے کے لئے ایک لائحہ عمل دیتا ہے۔

سرمایہ داری اور اشتراکیت انسانی زندگی کو صرف مادی نقطۂ نظر سے دیکھتی ہیں۔ لیکن اسلام پوری زندگی کے نقطۂ نظر سے لیتا ہے۔ نقاط نظر کا یہ فرق ایک بہت بڑا فرق ہے۔

پہلے نقطۂ نظر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان انسانیت سے گر کر حیوانیت کے درجہ پر آ جاتا ہے۔ اور پھر حیوانیت کے درجہ سے گر کر نباتات کے درجہ پر پہونچ جاتا ہے۔ موجودہ لادینی تحریکیں اسی ترقی معکوس کے مدارج طے کرا رہی ہیں۔ اس کا آخری نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ انسان محض بے جان مشین بن کر رہ جائے گا۔ اور اس میں نباتاتی حس تک بھی معدوم ہو جائے گی۔ لیکن اسلام جمادات سے نباتات اور نباتات سے حیوان اور حیوان سے انسان اور انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بناتا ہے۔ لادینی نظامہائے حیات انسان کو پیچھے کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ مگر اسلام آگے لے جانا چاہتا ہے۔ اس لئے موجودہ مادی تحریکیں رجعت پسندانہ ہیں اور جس مٹی سے اللہ تعالےٰ نے انسان کا خمیر اٹھایا ہے۔ اسی مٹی میں اسکو پھر ملا دینا چاہتی ہیں۔ مگر دانشمندان زمانہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ وہ آگے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی دانشمندی سے قدرت کی بہت سی قوتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لئے ہم ترقی کر رہے ہیں۔ لیکن ان کو یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ چونکہ ان کا رخ انسانیت کے انحطاط کی طرف ہے۔ اس لئے وہ درجہ بدرجہ نیچے گرتے چلے جا رہے ہیں یہی قوتیں طلسم در طلسم ان کے گرداگرد پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔

اور ایک دن انسانیت بالکل مفقود ہو کر رہ جائے گی۔ انسانی دانشمندی چراغ راہ تو ضرور ہے۔ مگر مینار منزل نما نہیں ہے۔ خواہ کوئی انحطاط کی طرف جا رہا ہو۔ یا عروج کی طرف اس کا کام صرف راستہ دکھانا ہے۔ اور بس۔ منزل متعین کرنا محدود عقل کا کام نہیں ہے۔ جس نے انسانی زندگی کو بنایا ہے وہی لامحدود خدا اس کی منزل بھی متعین کرتا ہے اور جب اس منزل سے انسان بھٹک جاتا ہے۔ اور انحطاط کی طرف چل پڑتا ہے۔ تو وہی بلندیوں پر مینار روشنی کھڑا کرتا ہے۔ جو لوگ اسکو دیکھتے ہیں اور ہمت کرتے ہیں۔ وہ اپنا رخ بدل لیتے ہیں۔ مگر جو ہمت نہیں کرتے وہ تباہی کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اسلام اور لادینی تحریکوں میں نقطۂ نظر کا یہی تضاد ہے۔ جس کو سمجھنے سے دانشمندان زمانہ عاری ہیں۔

اب جب تک نقطۂ نظر نہ بدلے اسلام کو سمجھنا مشکل ہے۔ مگر "آفاق" کے مدیر جناب محمد سرور صاحب نہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ نقطۂ نظر ہی نہ بدلنا پڑے۔ بلکہ وہ لادینی نظام اشتراکیت کے اتنے شیدائی ہو چکے ہیں۔ کہ وہ اسلام کو ہی بدل دینا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ اقبال نے بھی کسی اچھے لمحہ میں کہا ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

جیسا کہ ہم نے عرض کی ہے۔ اسلام معاشیات کو نظر انداز نہیں کرتا۔ اور وہ اسی لحاظ سے ایک توازن چاہتا ہے۔ لیکن اس کا نقطۂ نظر چونکہ خالص مادی نہیں ہے۔ اس لئے معاشی توازن قائم کرنے کا اس کا طریق کار بھی اشتراکیت سے بالکل مختلف ہے۔ چونکہ اس کے مدنظر پوری انسانیت کی فلاح ہے۔ اس لئے اسلام میں معاشی توازن ایک ضمنی سوال ہے۔ بنیادی سوال نہیں ہے۔ بنیادی سوال اس کے نزدیک تقوےٰ اور صرف تقوےٰ ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے تقوےٰ کا مطالبہ کرتا ہے اور جوں جوں انسان تقوےٰ میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ معاشی سوال خود بخود حل ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ تقوےٰ کا معیار قائم کرنا ذرا کار ے دارد والا معاملہ ہے۔ اس لئے اس نے معاشی توازن قائم کرنے کے لئے بھی ایک لائحہ عمل پیش کیا ہے اور وہ لائحہ عمل ایسا ہے۔ کہ اگر انسان اس پر کاربند ہو جائے۔ تو ایک طرف اگر معاشی عقدہ حل ہوتا چلا جاتا ہے۔ تو دوسری طرف تقوےٰ کو بھی جو انسان کی حقیقی منزل مقصود ہے تقویت پہونچتی ہے۔

شروع ہی میں قرآن کریم میں آتا ہے:۔

ذالک الکتاب لاریب
فیہ ھدی للمتقین۔
الذین یومنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ و مما
رزقناھم ینفقون۔

یعنی یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شبہ نہیں کہ متقین کو ہدایت دیتی ہے۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے۔ اس کو خرچ کرتے ہیں۔ یعنی علاوہ ایمان بالغیب اور قیام نماز کے انفاق بھی متقین کے لئے ضروری ہے۔ پھر انفاق کو بھی اللہ تعالےٰ نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک،

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مندرجہ ذیل نظم ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء کے دوسرے اجلاس میں ثاقب صاحب زیروی نے پڑھی۔

کیا آپ ہی کو نیزہ چبھونا نہیں آتا؟ — یا مجھ کو ہی تکلیف میں رونا نہیں آتا؟

حاصل ہو سکوں چھو لوں اگر دامن دلبر — دامن کا مگر ہاتھ میں کونا نہیں آتا

بھر جاؤں تو اٹھتے ہوئے طوفانوں سے لیکن — کشتی کو سمندر میں ڈبونا نہیں آتا

جو کام کا تھا وقت وہ رو رو کے گزارا — اب رونے کا ہے وقت تو رونا نہیں آتا

کہتے ہیں کہ مٹ جاتا ہے دھونے سے ہر اک داغ — اے وائے مجھے داغ کا دھونا نہیں آتا

آ جاتے ہو تم یاد تو لگتا ہوں تڑپنے — ورنہ کسے آرام سے سونا نہیں آتا

دامن بھی ہے غفراں کا سمندر بھی ہے موجود — دامن کو سمندر میں ڈبونا نہیں آتا

موتی تو ہیں پر ان کو پرونا نہیں آتا — آنسو تو ہیں آنکھوں میں پرونا نہیں آتا

میں لاکھ جتن کرتا ہوں دل دینے کی خاطر — پر ان کی نگہ میں یہ کھلونا نہیں آتا

کیا فائدہ اس در پہ تجھے جانے کا اے دل — دامن کو جو اشکوں سے بھگونا نہیں آتا

کس برتے پہ امید رکھوں اس سے جزا کی
کاٹوں گا میں کیا خاک کہ بونا نہیں آتا

جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

جب تک مسلمان ایک ہاتھ پر جمع نہ ہونگے موجودہ پراگندہ خیالی دور نہیں ہوسکتی

احمدیت کا مقصد اسلام کا ایسا روحانی غلبہ ہے جبکہ دنیا اسلام کی ہر چیز سے مرعوب ہوتی ہوئی نظر آئے

احمدیت کے اصول ہی قلوب میں غیر متزلزل ایمان پیدا کرسکتے ہیں

(۲)

مرتبہ :۔ خورشید احمد

اسلام کے روحانی غلبہ کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح آج کا مسلمان یورپ سے مرعوب ہے اسی طرح یورپ اسلام سے مرعوب ہوتا ہوا نظر آئے۔ اور ہر گھر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جارہا ہو۔ . . . ہم مغرب کے نقال نہیں بنیں گے۔ بلکہ اسلام کو دنیا کے قلوب میں اس طرح جاگزین کردینگے کہ وہ ہر معاملہ میں اسلام کی نقال بنے یہ ہے وہ روحانی غلبہ جسے احمدیت مسلمانوں کا مطمح نظر بنانا چاہتی ہے

آج مسلمان پراگندہ خیال ہو چکے ہیں وہ بالکل متضاد چیزیں پیش کرتے ہیں اور پھر انھیں اسلام کا نام دیدیتے ہیں . . . . . . یہی وہ پراگندہ خیالی ہے۔ جسے دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ نے یہی بتایا ہے کہ جب تک مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوں گے اسوقت تک وہ کبھی بھی موجودہ انتشار اور پراگندگی سے بچ نہیں سکتے

مختلف اہم مسائل پر لٹریچر

فرمایا: میں نے گزشتہ سالوں میں عمر کے مختلف حصوں کے لئے دینی اور تربیتی لٹریچر تیار کرنے کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے مصنفین نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اب میں نے خود اپنی نگرانی میں اس کام کو کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ موضوع مقرر کرکے مختلف دوستوں کو مقرر کردیا گیا ہے کہ ان پر لٹریچر تیار کریں۔ امید ہے کہ مارچ تک کئی کتابیں تیار ہو جائیں گی۔ جو ۱۹۵۲ء کے دوران میں شائع کردی جائیں گی۔ یہ کتب بھی نہایت اہم اور ضروری مسائل پر مشتمل ہوں گی۔ اس مرحلہ پر حضور نے وہ تمام موضوع بیان فرمائے جن پر کتب تیار کی جائیں گی۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔ ہستی باری تعالےٰ۔ دعا۔ قضاو قدر۔ بعث بعد الموت ذکر الٰہی۔ اچھے شہری کے فرائض۔ بچوں کے متعلق والدین کے فرائض۔ حفظان صحت۔ احکام الصلوٰۃ اجرائے نبوت۔ اشتراکیت اور مذہب۔ الامام المہدی۔ ہمارے تبلیغی مشنز۔ قادیان سے ہجرت اور واپسی کی پیشگوئیاں۔ مودودی تحریک پر تبصرہ۔ اسلامی قانون وراثت۔ سود کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر وغیرہ)

فرمایا اگر یہ کتابیں شائع ہوکر الماریوں کی زینت بنی رہیں۔ تو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا دوستوں کو کتابیں پڑھنے اور پڑھوانے کی عادت ڈالنی چاہیئے کتابیں انسان کے لئے ایک بہترین جلیس کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جو ہر وقت انسان کے ساتھ رہ سکتا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ اس سے بہت کم لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پس جب یہ کتابیں اور رسائل شائع کئے جائیں۔ تو سب سے پہلی ذمہ داری آپ پر یہ ہوگی کہ آپ خود انہیں خریدیں اور پڑھیں۔ دوسری ذمہ داری یہ ہوگی کہ اپنے گھروں میں عورتوں اور بچوں کو پڑھوائیں۔ اور پھر تیسرا فرض یہ ہوگا۔ کہ بڑے بڑے شہروں میں لائبریریاں قائم کرکے ان میں یہ کتابیں رکھیں۔ اور چھوٹے قصبات یا دیہات میں اپنے گھروں میں کتابیں رکھ کر لوگوں کو ان کے پڑھنے کی تحریک کریں۔ تاکہ یہ لٹریچر عام ہو اور کثرت سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور اسلامی مسائل سے واقف ہوں۔

پردہ بل اور اسلام

حال ہی میں پنجاب اسمبلی کے ایک رکن عبدالستار صاحب نیازی نے اسمبلی میں پردہ بل پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو کامیاب نہ ہوسکی۔ اس بل کی غرض یہ تھی کہ جو عورتیں پردہ کی پابندی نہیں کرتیں انہیں قانوناً مجرم سمجھا جائے اور سزا دی جائے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس بل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس بل پر بہت لے دے ہوئی ہے۔ ایک طبقہ کا یہ خیال ہے کہ جب اسلام نے پردہ کا حکم دیا ہے۔ تو اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ضرور سزا ملنی چاہیئے۔ لیکن دوسرے طبقہ نے یہ کہا ہے کہ جب قرآن مجید نے بے پردگی کے لئے کوئی سزا تجویز نہیں کی۔ تو ہماری طرف سے سزا تجویز کرنا شریعت میں دخل اندازی کے مترادف ہوگا۔ دراصل اس مسئلہ کو ایک عجیب گورکھ دھندا بنادیا گیا ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ چونکہ پردہ ایک اسلامی حکم ہے۔ اس لئے اس کی خلاف ورزی پر ضرور سزا ملنی چاہیئے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا دیگر اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر سزا ملتی ہے؟ قرآن مجید نے سود سے منع کیا ہے۔ لیکن پاکستان کے سارے محکمے سود لیتے ہیں۔ اسلام مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن یہ مساوات پاکستان میں کہاں نظر آتی ہے۔ اور اگر یہ دلیل مان لی جائے۔ کہ جس معاملہ میں قرآن مجید نے کوئی سزا تجویز نہ کی ہو۔ اس میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔ تو سوال یہ ہے کہ آج پاکستان میں جو تعزیرات نافذ ہیں۔ کیا ان سب کا قرآن مجید نے ذکر کیا ہے۔ اس دلیل کی رو سے تو پاکستان کی تعزیرات میں سے نصف کے قریب فوراً منسوخ کرنی پڑیں گی۔ کیونکہ ان کا قرآن مجید میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

مسلمانوں کی پراگندہ خیالی

درحقیقت اس قسم کے بل پیش کرنے اور پھر ان کو مسترد کرنے کے لئے اس قسم کی دلیلیں دینے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آج مسلمان کس قدر پراگندہ خیال ہو چکے ہیں۔ وہ بالکل متضاد چیزیں پیش کرتے ہیں۔ اور پھر انہیں اسلام کا نام دے دیتے ہیں۔ مثلاً اگر پاکستان میں یہ قانون پاس ہوجاتا تو یہاں پردے کی خلاف ورزی کرنے پر سزا ملتی لیکن اسکے برعکس ترکی میں یہ قانون جاری ہے۔ کہ جو پردہ کرے اسے سزا دی جائے۔ اور کئی دیگر اسلامی ممالک میں یہ قانون رائج ہے کہ نہ پردے کی پابندی پر سزا ملتی ہے۔ اور نہ اسے چھوڑنے پر۔ گویا تینوں متضاد صورتیں اسلامی ممالک میں رائج ہیں۔ لیکن تینوں صورتوں کو اسلام کیطرف منسوب کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ پراگندہ خیالی ہے۔ جسے دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ نے یہی بتایا ہے کہ جب تک مسلمان اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئے ہوئے ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوں گے۔ تا ساری اسلامی دنیا میں ایک ہی قانون اور فتوے جاری ہو۔ اس وقت تک وہ کبھی بھی موجودہ انتشار اور پراگندگی سے بچ نہیں سکتے۔ نہ مذہبی طور پر اور نہ سیاسی طور پر۔

اکثریت میں ہونے کا غرور

فرمایا گو ہماری ہر جگہ مخالفت کی جاتی ہے لیکن ذرا غور کرو احمدیت کی ضرورت کتنی واضح ہوجاتی ہے۔ اس تمسخر کو دیکھ کر جو آج خود مسلمان اسلام سے کر رہے ہیں۔ ہر طبقہ اور ہر فرقہ اپنی خیال اور اپنی خواہش کو اسلام کی طرف اور قرآن کی طرف منسوب کردیتا ہے اور اپنی اکثریت کے زعم میں دوسروں پر جبراً اپنے مسلک کو منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسا کرنے میں آج وہ اخبار بھی شامل ہے جس نے حال ہی میں حکومت کو میرے خلاف کارروائی کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ میں ایسے اخبار نویسوں کو کہتا ہوں کہ تمہاری یہ دھمکیاں اس لئے ہیں تاکہ تم زیادہ ہو اور ہم تھوڑے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ تم اس قسم کی باتیں انگریزوں اور ہندوؤں کے متعلق نہیں کہتے؟ یہ محض اکثریت میں ہونے کا نتیجہ ہے کہ تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ لیکن غور کرو کیا ابوجہل نے بھی یہی دلیل نہیں دی

کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ملک کی ننانوے فیصدی آبادی کے خیالات کے خلاف کوئی بات کہے۔ آخر آج جو دلیل تم دیتے ہو۔ کیا وہی دلائل ابوجہل نہیں دیا کرتا تھا۔ تمہارے کہنے پر حکومت بے شک مجھے پکڑ سکتی ہے قید کر سکتی ہے۔ مار سکتی ہے لیکن میرے عقیدہ کو وہ دبا نہیں سکتی۔ اس لئے کہ میرا عقیدہ جیتنے والا عقیدہ ہے وہ یقیناً ایک دن جیتے گا۔ تب ایسا تکبر کرنے والے لوگ پشیمان ہونے کی حالت میں آئیں گے اور انہیں کہا جائے گا بتاؤ کیا تمہارا فتویٰ اب تم پر عاید کیا جائے؟ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور اکثریت کا گھمنڈ کرنے والے لوگ آپ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے انہیں فرمایا بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ آپ کا مقصد یہ کہنے سے یہی تھا کہ وہ اپنی اکثریت کے زعم میں جو کچھ کہا کرتے تھے وہ انہیں یاد دلایا جائے۔ کفار نے کہا بے شک ہم نے بہت ظلم کئے لیکن ہم آپ سے یوسفؑ والے سلوک ہی کی امید کرتے ہیں۔

میں بھی کہتا ہوں کہ اس دن جب تمہارا اکثریت میں ہونے کا غرور ٹوٹ جائے گا ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ تو خواہ اس وقت میں ہوں یا میرا قائمقام تم سے بھی بہرحال یوسفؑ والا سلوک ہی کیا جائے گا (انشاء اللہ)

کیا واقعی ہم نے خدا تعالیٰ کو خوش کر لیا؟

احباب جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اصل دیکھنے والی چیز ہمارے لئے یہ ہے کہ ہم سوچیں اور غور کریں کہ کیا واقعی ہم نے اپنے خدا کو خوش کر لیا ہے؟ کیا ہمیں وہ چیز مل گئی ہے جس کی خاطر ہم نے دنیا جہان کی مخالفتیں مول لی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر واقعی ہمیں دنیا کی کسی طاقت کی پرواہ نہیں۔ لیکن اگر یہ چیز نہیں ملی تو خواہ دنیا ہمیں پاگل سمجھے ہم جو چاہیں اور ہمارا دل ہی ہماری حالت پر نوحہ کناں ہوگا۔ پس پورا زور لگاؤ کہ وہ چیز ہمیں حاصل ہو جائے جس کی خاطر ہم یہ سب تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔

ایمان باللہ کی تعریف

لیکن وہ چیز کیا ہے؟ وہ چیز ہے ایمان باللہ جسے قرآن مجید نے مومنوں کے سامنے ایک بہترین تحفہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ اگر ایمان باللہ مل جائے اور اس کے سارے پہلو اسی طرح محفوظ ہوں جس طرح قرآن مجید کہتا ہے تو پھر سمجھ لو کہ تم نے سب کچھ پا لیا۔

اس کے بعد حضور نے سورۃ العصر کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے لفظ "ایمان" کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ ایمان کا لفظ امن سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں امن دینے والا یعنی کسی عقیدے کا ایسا مان لینا جو امن دیدے ایمان کہلاتا ہے۔ اب ایک امن تو وہ ہے جو آخرت میں حاصل ہوگا ظاہر ہے کہ اس کی بنیاد صرف عقیدے پر ہے۔ آخرت میں حاصل ہونے والے امن کے لئے ہم کوئی اور اکی دلیل نہیں دے سکتے۔ سوال یہ ہے کہ دنیا میں ایمان حاصل ہونے کی کیا علامت ہے؟ سو اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صحیح مسلم (کتاب الایمان) میں آتی ہے کہ ایمان کا چھوٹے سے چھوٹا مزا بھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان آگ میں پڑ کر جلنا گوارا کر سکتا ہے لیکن ایمان کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس حدیث نبویؐ کے ذریعہ ہم ایمان کو سمجھنے میں ایک قدم اور قریب ہو جاتے ہیں۔ اس ایمان کی کئی واضح مثالیں ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ملتی ہیں جنہوں نے بڑی سے بڑی مصیبت برداشت کی لیکن ایمان پر قائم رہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ہر شخص کو تو ایمان کی آزمائش کی خاطر آگ میں نہیں ڈالا جاتا یا آرے سے نہیں چیرا جاتا۔ سو جن لوگوں کو ایسے حالات میں سے نہ گذرنا پڑے وہ کس طرح جان لیں کہ انہیں ایمان باللہ حاصل ہے یا نہیں؟

ایمان کی علامات

اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

حدیث نبویؐ سے یہ بات تو واضح ہو گئی کہ ایمان اس عقیدے کا نام ہے جو غیر متزلزل ہو۔ سو اب اگر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ تین چیزیں ہوتی ہیں جو ہمارے یقین کو کامل اور غیر متزلزل کر دیا کرتی ہیں (۱) نقل صحیح یعنی جس کتاب پر ہمیں یقین ہو اس کی شہادت (۲) عقل (۳) فطرت اور جذبات صحیحہ۔ یہ تین چیزیں ہیں جو ہمارے اعتقاد کو غیر متزلزل کر دیا کرتی ہیں اب اگر ہم اپنے اعتقادات کو ان تینوں معیاروں کے ذریعے پرکھیں تو ہم بغیر آگ میں کودنے یا آرے سے چیرے جانے کے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ آیا ہمیں ایمان باللہ حاصل ہے یا نہیں؟

اس کے بعد حضور نے احمدیت کے دس معتقدات پیش فرمائے ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ اور ان میں سے مندرجہ ذیل معتقدات کے متعلق ثابت کیا کہ نقل صحیح (۲) عقل (۳) جذبات صحیح ان کی پوری پوری تائید کرتی ہیں۔ لہذا آج احمدیت کے معتقدات ہی ایمان باللہ کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔ (تین معتقدات پر وقت کی کمی کی وجہ سے حضور روشنی نہ ڈال سکے)

(۱) تمام انسان خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے اعلےٰ ہوں یا ادنےٰ اپنے اپنے وقت پر ضرور موت سے ہمکنار ہوں گے۔

(۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین تھے کہ پہلے آنے والے اور آئندہ آنے والے سب نبی اور مامورین آپ کی تصدیق کے محتاج ہیں۔

(۳) اسلام کو دنیا بھر میں روحانی غلبہ حاصل ہوگا۔

(۴) الہام الٰہی کا دروازہ تا قیامت کھلا رہیگا

(۵) قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا غیر محدود زندہ اور ناقابل تنسیخ کلام ہے۔

(۶) خدا تعالیٰ ہمیشہ معجزات اور اپنی قدرتوں سے اپنے تئیں ظاہر کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔

(۷) مذہب کی بنیاد اخلاق پر ہے لہذا کسی قوم کے مذہبی پیشوا کی ہتک کرنا جائز نہیں ہے۔

مندرجہ بالا سات امور میں سے بطور نمونہ صرف ایک کے متعلق حضور کے ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔ احمدیت کے پیش کردہ اس اصل پر کہ "اسلام کو دنیا بھر میں روحانی غلبہ حاصل ہوگا" روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔ پہلے تو مسلمان مسیح اور مہدی کی آمد کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے اسلام کے روحانی غلبہ پر کچھ نہ کچھ یقین رکھتے تھے لیکن اب آہستہ آہستہ مسیح اور مہدی کی آمد سے مایوس ہو کر یہ یقین بھی ختم ہو رہا ہے اب ان کا مطمح نظر صرف سیاسی آزادی رہ گیا ہے۔ لیکن یہ مطمح نظر ہرگز ایسا نہیں ہے جس کو سامنے رکھ کر ہر مسلمان نوجوان سینہ تان کر کھڑا ہو جائے اور سمجھے کہ ہم نے بھی دنیا میں کوئی کام کرنا ہے۔ سیاسی آزادی بھی بے شک ضروری چیز ہے میں اس کا مخالف نہیں ہوں بلکہ چاہتا ہوں کہ ہر مسلمان ملک پورے طور پر آزاد ہو۔ لیکن ہر مسلمان جب غور کرے گا تو اسے ماننا پڑے گا کہ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد محض یہی نہیں تھا کہ ایران۔ ترکی مصر اور دیگر اسلامی ممالک آزاد ہو جائیں۔ ذرا غور کرو۔ اگر سب کے سب اسلامی ممالک کو پوری آزادی مل بھی جائے تو بھی روس اور امریکہ وغیرہ کی بڑی بڑی طاقتوں کے بالمقابل ان کی کیا پوزیشن ہوگی؟ زیادہ سے زیادہ ہماری حیثیت روپیہ میں سے ایک چونی کی ہوگی۔ کیا یہ ایسی پوزیشن ہے جس کو اسلام کا مقصد قرار دیا جا سکے؟ اور جس پر ہم فخر کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو کچھ بتایا ہے وہ یہ ہے کہ اپنا مطمح نظر محض سیاسی غلبہ نہ رکھو بلکہ اسلام کو روحانی طور پر دنیا میں غالب کرنا اپنا مقصد قرار دو۔ اب خود سوچ لو کیا یہ غلبہ زیادہ اچھا ہے کہ تم طاقت کے زور سے ایک ملک پر قابض ہو اور وہاں کے باشندے گھروں میں بیٹھ کر تمہیں برا بھلا کہہ رہے ہوں یا یہ غلبہ زیادہ شاندار ہے کہ ہر گھر میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جا رہا ہو۔ اذانیں ہو رہی ہوں اور نمازیں پڑھی جا رہی ہوں۔ اور اگر تم اس ملک کو چھوڑنا چاہو تو گھر گھر میں کہرام مچا ہوا ہو اور لوگ منتیں کر رہے ہوں کہ خدا کے لئے یہیں رہو۔

اسلام کے روحانی غلبہ کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح آج کا مسلمان یورپ سے مرعوب ہے اور یورپ کے ہر نظریہ کو اسلام سے ثابت کرنا چاہتا ہے اسی طرح کل یورپ اسلام سے مرعوب ہوتا ہوا نظر آئے۔ یورپ اسلامی مسائل مثلاً پردہ۔ تعدد ازدواج۔ ممانعت سود وغیرہ پر اعتراض کرنے کی بجائے یہ ثابت کر رہا ہو کہ ان کی تعلیم بھی اسلامی مسائل سے ملتی جلتی ہے اور اس کے اخلاقی۔ مذہبی اور سیاسی معیار بھی اسلام سے ملتے جلتے ہیں۔ غرض دیگر مسلمان سیاسی آزادی تو چاہتے ہیں لیکن ذہنی غلامی کو اختیار کرتے ہوئے مغربی تہذیب کے نقال بننا چاہتے ہیں۔ برعکس اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نظریہ پیش کیا کہ ہم مغرب کے نقال نہیں بنیں گے بلکہ اسلام کو دنیا کے قلوب میں اس طرح جاگزین کر دیں گے کہ وہ اسلام کی نقال بنے۔ یہ ہے وہ روحانی غلبہ جسے احمدیت مسلمانوں کا مطمح نظر بنانا چاہتی ہے اور جس کی بنا پر جاہل مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کے فتوے لگائے اور کہا کہ یہ شخص جہاد کا منکر ہو گیا ہے۔

قرآن مجید بھی ہمارے ہی نقطۂ نگاہ کی تائید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے لیظھرہٗ علی الدین کلہ کہ اسلام دنیا کے سارے دینوں پر غالب آ جائیگا یہ نہیں فرمایا کہ سارے ملکوں پر غالب آئے گا۔ کیونکہ ملکوں پر قبضہ بڑی بات نہیں ہے۔ بڑی بات یہی ہے کہ دلوں پر قبضہ ہو۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ مطمح نظر ایسا ہے کہ نقل صحیح (قرآن مجید) عقل اور جذبات صحیحہ سب اس کی تائید کرتے ہیں۔ اس کے برعکس محض سیاسی برتری اور غلبہ کو مسلمانوں کا مقصد قرار دینا ایک ایسا امر ہے کہ نہ قرآن مجید سے اس کی تائید ہو سکتی ہے نہ عقل اسے مانتی ہے اور نہ جذبات صحیحہ اس کی تائید کرتے ہیں۔

دعائے مغفرت

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بنت چودھری عبدالحکیم صاحب مرحوم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر قادیان واہلیہ چودھری محمد حسن صاحب بھٹی ربوہ مورخہ ۲۵-۱۲-۵۱ کو بعمر ۲۲ سال عین نوجوانی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون انہوں نے ایک بچی جس کی عمر قریباً ایک سال ہے یادگار چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے اور بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کی خادمہ بنائے

مرحومہ نہایت نیک اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ڈیوٹی دے کر بچی کو دودھ پلانے کیلئے گھر آئی تھیں کہ اچانک وفات ہو گئی۔

چودھری ظہور احمد صدر محلہ ب (دارالرحمت)

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

ربوہ کے بے آب و گیاہ میدان میں تئیس ہزار مومنین کا عظیم الشان اجتماع

جلسہ کے جملہ انتظامات پر ایک طائرانہ نظر

ہمارا ہر جلسہ پہلے سے زیادہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔ اور ہر بار مخالفین احمدیت کے لئے احمدیت کی سچائی کا چمکتا ہوا نشان پیش کرتا ہے اور ان کو واضح طور پر بتلاتا ہے کہ جس جماعت کو مٹانے کے لئے تم نے ہر قسم کے حربے استعمال کئے وہ تمہارے پرزور حملوں سے ذرا بھی کمزور نہیں ہوئی بلکہ اس کے برعکس روز بروز اسکی شان و شوکت اور قوت و طاقت میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔

مرتبہ۔ شیخ محمد احمد پانی پتی

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اپنا اکسٹھواں سالانہ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ اس کے نئے مرکز ربوہ میں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جماعت احمدیہ کو جن نامساعد حالات میں ہجرت کرنی پڑی۔ وہ دوست و دشمن کسی سے مخفی نہیں۔ دشمن نے جماعت کو اس کے مقدس مرکز قادیان سے اس زعم کے ساتھ نکالا تھا۔ کہ اب ہم نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور اب کوئی صورت اس کے پنپنے کی نہیں رہی۔ اور جس دیس میں آ کر ہم نے پناہ لی تھی۔ اس کے باشندے بھی یہی سمجھ رہے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ اس زبردست دھکہ کی وجہ سے اب بالکل تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ دشمنوں نے جماعت کے اس عظیم ابتلا پر خوشی کے شادیانے بجانے شروع کر دیئے۔ مگر وہ قادر و قیوم خدا جس نے خود اپنے ہاتھ سے اس جماعت کو قائم کیا تھا۔ اور جس نے بارہا دفعہ اسکی حفاظت کا ذمہ لینے کا وعدہ کیا تھا۔ دشمنوں کی اس بے وجہ شادمانی پر مسکرا رہا تھا۔ اس کے فرشتے یہ اعلان کر رہے تھے۔ کہ تم اپنے گمانوں میں سراسر غلطی پر ہو۔ اور کسی انسانی طاقت کی یہ مجال نہیں ہے۔ کہ وہ اس پودے کو اکھیڑ سکے۔ جس کی آبیاری خود خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے کی ہے۔

ہجرت کے بعد جو وقت جماعت احمدیہ پر پڑا تھا۔ اس کو دیکھ کر جماعت بڑی عاجزی اور بڑی بے تابی سے یہ کہنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ متیٰ نصر اللّٰہ اللہ کی مدد اب کس وقت آئیگی۔ خدا کے فرشتوں نے اسکی بے تابی کو دیکھ کر یہ اعلان کیا۔ الا ان نصر اللّٰہ قریب۔ تم غمگین اور ہراساں نہ ہو، خدا کی مدد بہت جلد آنے والی ہے۔ خدا نے اپنے وعدہ کو بہت جلد پورا فرمایا اور خدائی مدد کا پہلا ظہور اس وقت ہوا۔ جب اس نے اپنے خلیفہ کے دل میں ایک نئے مرکز کی بنیاد ڈالنے کا خیال پیدا کیا۔ اور خلیفہ نے مرکز کے لئے اس ویران اور لق و دق صحرا کو پسند کیا۔ جو آج ربوہ کہلاتا ہے۔

راقم الحروف کی آنکھوں نے ربوہ کی سرزمین کا اس وقت بھی نظارہ کیا ہے۔ جب یہ ایک ہیبتناک اور لق و دق صحرا کی صورت میں تھا۔ جس وقت یہاں پانی کا ایک قطرہ اور گھاس کا ایک پتہ بھی ڈھونڈنے سے نہ ملتا تھا۔ جب سیاہ مہیب پہاڑیوں سے گھرا ہوا یہ وسیع و عریض خطہ ہر آنے جانے والے کے لئے ڈر اور خوف کا سامان بہم پہنچاتا تھا۔ جب کوئی فرد بشر شام کے بعد یہاں سے گزرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ مبادا کوئی بھیڑیا پہاڑوں کے غاروں سے نکل کر اس کو چیر پھاڑ کر رکھ دے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ نظارہ بھی دیکھا۔ جب مسیح پاکؑ کے چند مخلص اور باہمت کارکنوں نے کسی خطرے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس ہولناک ویرانے میں آ کر ڈیرے ڈال دیئے۔ اور چند خیموں میں ربوہ کی بنیاد ڈالی۔ مگر حالت یہ تھی۔ کہ نہ ان کو پانی فراوانی سے ملتا تھا۔ اور نہ اشیائے خوردنی۔ پھر ربوہ کی سرزمین میں سب سے پہلے جلسہ سالانہ کو بھی دیکھا۔ جبکہ بسا اوقات پانی کی قلت کی وجہ سے مہمانوں کے لئے کھانا تک نہ پک سکتا تھا۔ اور ان کو بھوکا رہنا پڑتا تھا۔ لیکن جوں جوں دن گزرتے گئے۔ خدا تعالیٰ مشکلات کو بھی ہٹاتا گیا۔ اور آج کوئی شخص ربوہ کو دیکھ کر یہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ کہ آج سے تین سال پہلے یہ ایک خوفناک دشت کی صورت رکھتا تھا۔ اس وقت جبکہ یہاں پانی کی انتہائی قلت تھی۔ اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے مہمانوں کو بھوکا رہنا پڑتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ برحق کی زبان پر جاری فرمایا ؎

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

اور آج خدائی وعدہ کے مطابق وہاں پانی فراوانی کے ساتھ بہ رہا ہے۔ ہمارا ہر جلسہ پہلے سے زیادہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔ اور ہر بار مخالفین احمدیت کے لئے احمدیت کی سچائی کا چمکتا ہوا نشان پیش کرتا ہے اور ان کو واضح طور پر بتلاتا ہے کہ جس جماعت کو مٹانے کیلئے تم نے ہر قسم کے حربے استعمال کئے وہ تمہارے پرزور حملوں سے ذرا بھی کمزور نہیں ہوئی بلکہ اس کے برعکس روز بروز اس کی شان و شوکت اور قوت و طاقت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس سال کا جلسہ تو پہلے سالوں کے جلسوں سے ہر لحاظ سے فوقیت رکھتا تھا اور وسیع پیمانے پر اس کے انتظامات بھی کئے گئے تھے۔ ان انتظامات کی مختصر سی روئداد حسب ذیل ہے۔

جلسہ کا انتظام دو بڑے حصوں میں منقسم تھا جن میں ایک حصہ کا انتظام نظارت دعوۃ و تبلیغ کے سپرد تھا اور دوسرے حصہ کا انتظام نظارت ضیافت کے ماتحت۔

مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہیں

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے سپرد مردانہ و زنانہ ہر دو جلسہ گاہوں کی تیاری۔ سٹیج کا انتظام اور جلسہ کے پروگرام کو مقررہ وقت پر چلانا اور ختم کرنا تھا۔ اور نظارت ضیافت کے ماتحت مہمانوں کا استقبال۔ ان کی رہائش اور خوراک کے جملہ انتظامات تھے۔ حسب معمول مردانہ و زنانہ جلسہ گاہیں ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر بنائی گئی تھیں۔ زنانہ جلسہ گاہ کا رقبہ ۲۰۰×۲۰۰ فٹ تھا اور مردانہ جلسہ گاہ کا رقبہ ۲۸۰×۲۸۰ فٹ تھا۔ زنانہ جلسہ گاہ میں لوائے لجنہ اماءاللہ اور مردانہ جلسہ گاہ میں لوائے احمدیت اور لوائے پاکستان لہرا رہے تھے جن کی حفاظت ... کیلئے دن رات باری باری خدام مقرر کئے جاتے تھے۔ جلسہ گاہ سے کچھ فاصلے پر لوائے خدام الاحمدیہ بھی لہرا رہا تھا۔ اس کی حفاظت کیلئے بھی باری باری خدام مقرر کئے جاتے تھے۔ دونوں جلسہ گاہوں میں لاؤڈ سپیکر کا نہایت اعلیٰ انتظام تھا اور جلسہ گاہوں کے ہر گوشہ میں بیٹھے ہوئے لوگ بہت صفائی سے معززین کی تقریریں سن سکتے تھے۔ بعض اہم تقاریر کو ریکارڈ بھی کیا جا رہا تھا۔ جلسہ گاہ کے قریب طبی امداد کا بھی انتظام تھا جس کو نور ہسپتال کا چلا رہا تھا۔

انتظامات نظارت ضیافت

نظارت ضیافت کا کام مختلف شعبوں میں منقسم تھا۔ ہر شعبہ کا ایک افسر۔ حسب ضرورت نائب افسر۔ انچارج دفتر اور معاونین پر مشتمل ہوتا تھا مہمانوں کی رہائش کیلئے جو بیرکس بنائی گئی تھیں ان میں سے ہر بیرک میں ایک مہمان نواز ایک مانیٹر اور حسب ضرورت معاونین ہوتے تھے۔ امسال کارکنان کی تعداد نوسو کے قریب تھی جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مرد کارکنان برائے انتظامات مہمان نوازی ۴۰۰

ان کارکنان میں جامعہ احمدیہ۔ جامعۃ المبشرین۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ و طلباء اور اہلیان ربوہ شامل تھے

کارکنات برائے قیام گاہ مستورات ۲۰۰

ان میں سے نصرت گرلز ہائی سکول کی استانیاں اور طالبات شامل تھیں

کارکنان برائے حفاظت ۲۷۰ ان میں سے اہلیان ربوہ کے علاوہ بیرونجات کے خدام بھی شامل تھے

شعبہ جات کا مختصر خاکہ

شعبہ جات کا مختصر سا خاکہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) افسر جلسہ سالانہ خان صاحب منشی برکت علی صاحب

(۲) کوارڈینیٹنگ افیسر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے و ملک غلام فرید صاحب۔

(۳) ناظم جلسہ سالانہ۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب

(۴) ناظم سپلائی:۔ سید سید احمد صاحب مولوی فاضل

(۵) ناظم استقبال و مشایعت۔ چوہدری صلاح الدین احمد صاحب۔

(۶) ناظم مکانات و معلومات۔ چوہدری ظہور احمد صاحب۔

(۷) انسپکٹر جنرل و معائنہ طعام۔ ملک غلام فرید صاحب

(۸) انتظامات آب رسانی۔ ناظم چوہدری عبدالباری صاحب۔

انتظام صفائی۔ ناظم چوہدری عبدالباری صاحب

(باقی صفحہ ۸ پر)

رقبہ جلسہ گاہ۔ ۲۸۰×۲۸۰ فٹ
اجرائے پرچی خوراک کے لحاظ سے مہمانان کرام کی تعداد = ۳۰۴۹۲
پچھلے سال کی زیادہ سے زیادہ تعداد = ۲۵۲۲۰

مہمانوں کے قیام کیلئے بیرکس کی تعداد = ۵۴
مہمانوں کی خدمت کرنے والے کارکنان کی تعداد = ۶۰۰
حفاظت و نگرانی کرنیوالے کارکنان کی تعداد = ۲۷۰

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۱۱۱: عبدالغفور ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد بصورت ملازمت مبلغ /۱۴۴ روپے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے لیتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: عبدالغفور موصی باڈی گارڈ

گواہ شد: نور محمد باڈی گارڈ۔

گواہ شد: مبارک احمد ناصر تحریر کنندہ احمد نگر

وصیت نمبر ۱۳۱۷۶: عبدالعزیز محمد دین ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن چک ۲۲۵ ای۔بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت /۸۰ روپے ماہوار ہے۔ آٹھ ایکڑ زمین عارضی کاشت پر پاکستان میں جو ملی ہے۔ اس کی آمد /۴۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔ تازیست اپنی ماہوار آمد اور سالانہ آمد زمیندارہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ صدر انجمن اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد: عبدالعزیز موصی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۲۵ ای۔بی۔ گواہ شد: محمد علی ولد کریم بخش

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۱۷۷: میں رحمت علی ولد قادر بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۲۵ ای۔بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مال مویشی قیمت مبلغ چھ صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ الاٹ شدہ ۵ ایکڑ زمین کی پیداوار سالانہ مبلغ /۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: رحمت علی موصی۔

گواہ شد: محمد علی ولد کریم بخش

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۱۷۸: میں حسن محمد ولد چوہدری کریم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۸۷ ای۔بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مال مویشی قیمت مبلغ ۲۰۰ صد روپیہ نقدی روپیہ /۱۵۰ ۳۵۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الاٹ شدہ زمین کی آمد سالانہ /۳۰۰ روپیہ کی ہے۔ تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: حسن محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: غلام قادر نشان انگوٹھا گواہ شد: ملک محمد عبدالعزیز چک ۲۲۵ نشان انگوٹھا

وصیت نمبر ۱۱۵۲۱: عزیز احمد ولد ڈاکٹر غلام قادر صاحب جٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک چہور ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد بصورت وظیفہ والدین کی طرف سے مبلغ /۱۵ روپے ماہوار ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: عزیز احمد موصی ٹی۔آئی۔ کالج لاہور

گواہ شد: چوہدری احمد حسین باجوہ سانگلہ ہل

گواہ شد: مسعود احمد چک ۱۱۷ چہور

وصیت نمبر ۱۳۰: مغل قادر ولد چوہدری اللہ دتا صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن چک ۲۲۵ ای۔بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مال مویشی قیمت /۴۰۰ روپے کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ سالانہ آمد زمیندارہ جو چھ ایکڑ زرعی کاشت پر عارضی گورنمنٹ پاکستان سے ملی ہے /۴۰۰ روپیہ کی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: نشان انگوٹھا غلام قادر موصی۔ گواہ شد: غلام حسین برادر موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عبدالکریم چک ۲۲۵ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۸۰۹: مراد علی ولد چوہدری روشن دین قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن بہوڑو چک ۱۸ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ مبلغ /۳۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو زمین پاکستان میں عارضی کاشت پر ۷ ایکڑ ملی ہے اس کی پیداوار جو ہوگی۔ ششماہی یا سالانہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد: مراد علی موصی گواہ شد: سید ولایت شاہ

گواہ شد: احمد دین سیکرٹری تبلیغ

وصیت نمبر ۱۱۳۰۷: عائشہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالجلیل صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی سکنہ دام نگر چوبرجی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد موجودہ وقت میں حق مہر مبلغ /۵۰۰ روپیہ تھا۔ جس میں سے /۱۲۵ روپے وصول کر کے سنگر سلائی کی مشین خرید کر لی ہوئی ہے۔ باقی مبلغ /۳۷۵ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ زیورات کانٹے طلائی وزنی ۱/۲ تولہ قیمتی /۱۵۰ روپے کے۔ انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ /۱۰۰ روپے کی ہے۔ چھل طلائی وزنی ایک تولہ /۱۰۰ روپیہ۔ جھانجھراں وزنی ۲۰ تولہ قیمتی /۲۰ ہار دو عدد نقرئی ۱/۲ ۴ تولہ قیمتی /۳۵ روپیہ دو عدد چوڑی نقرئی ۱۵ تولہ قیمتی /۱۶ روپے کل جائداد قیمتی /۹۲۹ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد: عائشہ بیگم موصیہ گواہ شد: عبدالحی پنشنر چوہدری

گواہ شد: چوہدری عبدالجلیل خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۱۹۵: فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری عبدالعزیز قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد صرف میرا مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ جو بذمہ میرے خاوند ہے میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: فاطمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا عبدالکریم پسر موصیہ۔ گواہ شد: عبدالعزیز خان خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۱۹۶: عنایت علی شاہ ولد اصغر علی شاہ قوم سید پیشہ پنشنر عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن جڑانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ستمبر ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میری جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے جس پر مجھے کوئی تسلط نہیں رہا۔ اس وقت مجھے چندہ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ یہی میری ماہوار آمدن ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عنایت علی شاہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد: عطاء محمد سیکرٹری مال جڑانوالہ

گواہ شد: شریف احمد پسر موصی جڑانوالہ

وصیت نمبر ۱۳۱۹۹: عظیم اللہ ولد حافظ غلام غوث صاحب قوم ککے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت بوجہ مہاجر ہونے کے کوئی جائداد نہیں۔ البتہ میری رقم /۱۲۰۰ صدر روپیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں امانت ہے۔ اس کے علاوہ چار صد پچھتر روپیہ پر ربوہ میں زمین خرید کر لی ہے۔ اس کل رقم /۱۶۷۵ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں /۱۶۷ روپے میری اس امانت سے وضع کر کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کر دی جائے۔ نیز میں اس وقت ذاتی زمین کے حصول کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس کے ملنے پر اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی وفات کے بعد اگر کوئی ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد: عظیم اللہ موصی: گواہ شد: ظفر اسلام انسپکٹر بیت المال۔

گواہ شد: [illegible] جماعت احمدیہ منٹگمری

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

(از حکیم محمد عبداللطیف صاحب شاہد ربوہ)

احباب جماعت کے زیر تبلیغ جو طالب حق افراد ہوں۔ ان کی ازدیاد معرفت کے لئے بقید تاریخ ہر روز کا ایک یا چند الہامات (۲) تاریخ احمدیت کا کوئی اہم واقعہ (۳) صداقت احمدیت کے متعلق کوئی آسمانی نشان یا پیشگوئی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ آپ علاوہ تبلیغ کے اپنے بچوں کو بھی ان سے شناسا کریں۔ تاکہ ان کے علم اور ایمان میں روز افزوں ترقی ہو۔ اور بڑے ہو کر احمدیت کے جانباز خادم اور جوانمرد سپاہی بنیں۔ آمین۔

(۱) یکم جنوری ۱۹۰۶ء کا الہام "تین بکرے ذبح کئے جائیں گے۔" (تذکرہ صفحہ ۲۲۶) اس الہام میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ کابل میں حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب۔ حضرت قاری نور علی صاحب اور حضرت مولوی عبدالحلیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت سے پوری ہوئی۔

(۲) انی معک اینما تسیر و تذہب (تذکرہ صفحہ ۶۹۰)

(۳) مدرسہ تعلیم الاسلام کا افتتاح و اجراء جنوری ۱۸۹۸ء میں ہوا۔ اور مردم شماری میں اپنے نام کے ساتھ "احمدی" لکھوانے کی ہدایت بھی حضرت اقدس علیہ السلام کی طرف سے جنوری ۱۹۰۱ء میں کی گئی۔

۲ رجنوری ۱۹۰۳ء جاءنی آئل و اختار و ادار اصبعہ و اشار یعصمک اللہ من العداء و یسطوا بکل من سطا۔ آئل جبریل ہے فرشتہ بشارت دینے والا۔ دیکھو تذکرہ صفحہ ۴۲۶۔ اس الہام کی پیشگوئی اور بشارت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہر قسم کے دشمنوں کے شر سے مامون رکھا۔ آپ کا قطع وتین اور قتل کے ذریعہ ہلاکت سے بچ رہنا آپ کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان ہے۔ کاش کوئی طالب حق اس پر غور کرے۔

۳ رجنوری ۱۹۰۶ء "انی مع الافواج آتیک بغتۃ حرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون۔ و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک (تذکرہ صفحہ ۵۳۵)

۴ رجنوری ۱۹۰۴ء غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون (تذکرہ صفحہ ۴۶۹) اس الہام الٰہی میں مندرجہ پیشگوئی ۱۹۱۱ء میں پوری ہوئی جبکہ ٹرکی کی حکومت نے پہلے شکست کھائی۔ اور تھوڑے عرصہ بعد سلطنت ٹرکی اپنے دشمنوں پر غالب آئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک بار اس پیشگوئی کا ظہور ہوا۔ جبکہ رومی سلطنت ایران سے برسر پیکار تھی۔ اور قرآن پاک کی پیشگوئی کے ماتحت پہلے اسے شکست ہوئی۔ اور پھر فتح۔ پس یہ نشان، جیسے آقائے نامدار کی صداقت دعویٰ کی اظہر من الشمس دلیل ہے۔ اسی طرح آپ کے بروز کامل مظہر صادق اور خلیفہ برحق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بھی روز روشن کی طرح ثابت کرتا ہے۔ لیکن اس سے وہی سعید روحیں فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ جنہیں بصارت کے ساتھ بصیرت اور مشیت الٰہی بھی موہبت ہوئی ہو۔ ورگرنہ متعصب انسان تو

صد نشان بیند و غافل بگزرد

کا مصداق ہی بنتا ہے۔

۵ رجنوری ۱۹۰۳ء اریک برکات من کل طرف (اخبار الحکم صفحہ ۱۵ جلد ۷ ۱۹۰۳ء) اس الہام الٰہی کی پیشگوئی کے مطابق جب حضرت اقدس علیہ السلام کرم دین آف بھیں کے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے گئے۔ تو انبوہ در انبوہ اور گروہ در گروہ طالبان حق تیس تیس میل کا پیدل سفر کر کے آپ کی زیارت کے لئے جہلم پہنچے۔ اور گیارہ سو مرد اور دو سو خواتین بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔

۵ رجنوری ۱۹۰۰ء کو مسجد مبارک کے دروازہ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچا زاد بھائیوں نے دیوار کھینچ دی۔ آخر مقدمہ کے بعد حسب پیشگوئی مندرجہ تذکرہ صفحہ ۳۳۶ وہ دیوار گرائی گئی۔ اور حضرت اقدس کو فتح نصیب ہوئی۔ اور غیب کی وہ خبر جس کی اطلاع آپ کو قبل از وقت دی گئی تھی۔ سچی ثابت ہوئی۔ الحمد للہ۔

پتہ مطلوب ہے

میرا لڑکا سعید محمد عمر ۱۷ سال رنگ سانولا آنکھ موٹی قد ۵ فٹ ماہ اگست ۱۹۵۱ء سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے اطلاع دیں۔ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ اور اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہوں۔

مستری دین محمد قادیانی بڑا بازار جہلم شہر

پتہ مطلوب ہے

اسلم وحید صاحب بی۔ اے جو اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

ٹائپسٹ کلرک کی ضرورت

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے ایک ٹائپسٹ کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں معہ نقول سندات مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں۔

ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

۱۰۸ اسی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

اعلانات نکاح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ۱۹ اکتوبر کو میرے برادر اکبر جناب بابو محمد بشیر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ کے بڑے لڑکے عزیزی محمود احمد صاحب بشیر کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ جو جناب شیخ عبدالرب صاحب کی سب سے چھوٹی لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ سے قرار پایا ہے۔ لڑکی میری نسبتی اور جناب شیخ عبدالقادر صاحب چیف اکونٹنٹ لائلپور کی حقیقی ہمشیرہ ہے۔ واضح رہے کہ حضرت شیخ صاحب مرحوم کی چھ لڑکیوں میں سے پانچ واقفین زندگی اور مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بیاہی گئیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (۲) اسی روز جناب مولانا شمس صاحب نے میرے لڑکے عزیزی رشید احمد صاحب نذیر بی۔ ایس۔ سی کیمسٹ گورنمنٹ پاور ہوس شاہدرہ کے نکاح کا بھی اعلان فرمایا۔ جو جناب بابو بشیر احمد صاحب موصوف کی لڑکی عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ بشیر سے قرار پایا ہے۔ دونوں نکاحوں میں حق مہر ایک ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور صحابہ کرام اور درویشان قادیان اور جملہ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تا قیامت ہماری اولاد کو حقیقی مومن اور خادمان دین بنائے۔ (خاکسار نذیر احمد علی سابق مبلغ افریقہ)

نوٹس

مندرجہ ذیل اشیاء جو مغلپورہ۔ والٹن ٹریننگ سکول اور یوسف والا ریلوے سٹیشنوں پر پڑی ہیں ہر ایک کے سامنے لکھی ہوئی تاریخوں پر ۱۰ بجے صبح نیلام کی جائیں گی۔

مقدار	چیز	سٹیشن اور جگہ نیلامی	تاریخ نیلام
ایک ویگن	بجری	یوسف والا	۱۵-۱-۵۲
ایک ویگن	لاکھی	والٹن ٹریننگ سکول	۱۶-۱-۵۲
ایک ویگن	بجھا ہوا چونا	مغلپورہ	۷-۱-۵۲

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

لاہور

"ضرورت ہے"

پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری لاہور کے لئے ایک تجربہ کار محنتی اور دیانتدار اسسٹنٹ سیکرٹری کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۵۰/۔ سے لیکر ۲۰۰/۔ تک حسب لیاقت دی جائے گی۔ ٹائپ کا جاننا ضروری ہے۔ خواہشمند دوست مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

رشید احمد ملک جنرل سیکرٹری

پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری پوسٹ بکس ۱۸۲ لاہور

بقیہ صفحہ ۲ لیڈر

ایک جبری اور ایک طوعی ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اگر اس کے پاس دولت کی ایک خاص مقدار ایک خاص وقت میں جمع ہو جائے۔ تو وہ اس کا ایک خاص حصہ ضرور بطور صدقہ دے یہ تو فرضی حصہ ہے اس کے بعد انفاق کی حد یہ ہے کہ جس قدر انسان کی اپنی ضروریات سے فاضل ہو وہ سب دیدے یہ طوعی حصہ ہے۔

اشتراکیت جس کے نزدیک معاشی سوال بنیادی سوال ہے یہ تفریق نہیں کرتی۔ بلکہ وہ کہتی ہے کہ سب کچھ پہلے حکومت کو دیدو۔ پھر ضروریات یا زیادہ سے زیادہ قابلیت کے مطابق جو حکومت مقرر کرے وہ حکومت سے لے کر اپنے پر خرچ کرو۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا اسلامی اصول تقویٰ کے موافق ہے یا اشتراکی۔ ظاہر ہے کہ جب سب کا سب حکومت لے جائے گی۔ تو تقوے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ آدمی مجبوراً جو کچھ دیتا ہے۔ اس میں اس کی رضا کا کوئی دخل نہیں رہتا۔ اس لئے ارتقائے حیات کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ تقویٰ کو تو اس وقت تقویت پہنچ سکتی ہے۔ جب خوشی سے دیا جائے۔ تقویٰ کو بھی جانے دیجئے۔ قابلیت کا سوال ہی لے لیجئے۔ اب جو انسان سمجھتا ہے کہ جو کچھ وہ اپنی قابلیت سے کمائیگا۔ وہ سب حکومت لے جائے گی۔ تو اسکو اپنی قابلیت کے اظہار کی کیا ضرورت ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ جب تک کوئی صحیح محرک نہ ہو۔ وہ کام نہیں کرتا۔ اور نہ اپنی قابلیت کا اظہار کرتا ہے اور محرک وہی صحیح ہے جو اس کے اندر سے پیدا ہو۔ حکومت کا ڈنڈا اسے انسان سے گدھا ہی بنا سکتا ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ اسلامی طریق کار نہ صرف تقویٰ کا مؤید ہے۔ بلکہ فطری ممکنات کو بھی ابھارتا ہے۔ اشتراکی طریق کار جمود کی طرف لے جاتا ہے مگر اسلامی طریق کار زندگی کی شاہراہیں کھولتا ہے نہ صرف یہ بلکہ انسان کی منزل مقصود کی طرف راغب کرتا ہے کیونکہ طوعی انفاق تقوے کو تقویت پہنچاتا ہے اور اس طرح انسان حیوان سے انسان اور انسان سے باخلاق انسان اور باخلاق انسان سے باخدا انسان بن جاتا ہے۔ جو انسانیت کی جنت ہے۔

اسلام نے معاشی توازن قائم کرنے کے لئے جو لائحہ عمل دیا ہے اس میں انفاق صرف ایک جزو ہے۔ اگرچہ یہ نہایت اہم جزو ہے اور اگر انسان اسکو اختیار کرلیں تو معاشی توازن بڑی حد تک قائم ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی کئی اور اصول ہیں۔ جو معاشی ہمواری کے لئے اسلام نے پیش کئے ہیں۔ مثلاً سود اور احتکار کی ممانعت۔

دراصل اسلام ایک پورا اقتصادی نظام پیش کرتا ہے۔ مشکل یہ ہے۔ کہ یہ اقتصادی نظام ساتھ ہی تقویٰ کا مطالبہ کرتا ہے۔ جس سے موجودہ انسان گریزاں ہے۔ اور سہل انگاری کی وجہ سے انحطاط میں لذت محسوس کرنے لگا ہے۔ اسی طرح جس طرح پوستی پوست کے نشہ میں لذت محسوس کرتا ہے۔ اور یہ نہیں سمجھتا کہ وہ اپنی زندگی کی جڑ کاٹ رہا ہے

جس کو آجکل سرمایہ داری کہا جاتا ہے۔ اور اشتراکیت جس کے ردعمل میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ صرف کسی طبقہ کے پاس مال کی بہتات نہیں ہے۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے تقویٰ سے مونہہ موڑ لیا ہوا ہے۔ ورنہ اگر اسلام کے اصولوں کو اختیار کیا جائے تو کسی طبقہ کے پاس مال کی بہتات ہو ہی نہیں سکتی اصل بیماری یہ ہے کہ انسانوں نے حرص وہوا اور نفسانیت کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ عیاشیوں اور بدکرداریوں میں دولت صرف کی جا رہی ہے۔ اس طرح خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو ضائع کیا جا رہا ہے اس کا حقیقی علاج یہ نہیں ہے کہ ایک کا مال چھین کر دوسروں کو دے دیا جائے۔ جب تک دنیا کی بڑھتی ہوئی عیاشیانہ ذہنیت کو بدلا نہیں جائیگا اس وقت تک دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک دنیا میں تقوے کی رو نہیں چلی گی طبقاتی جنگ کبھی ختم نہیں ہوگی۔ جب تک تقوے پیدا نہیں ہوگا۔ سٹالین اپنی بیٹی کے بیاہ پر ضرور اسقدر دولت لٹاتے رہیں گے۔ جتنی کہ کروڑوں روسی مزدوروں کے ایک وقت پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔

سرمایہ داری اور اشتراکیت کی جنگ محض عوام کے لئے ہو تو ہو امریکہ کے صدر ٹرومین اور روس کے ڈکٹیٹر سٹالین کے لئے محض نظری جنگ ہے۔ حقیقی جنگ نہیں۔ ان کے نزدیک نہ زرعی اصلاحات کوئی معنی رکھتی ہیں۔ اور نہ کارخانوں کا پرولتاری نظام۔

دونوں نظام لادینی ہیں۔ نفسانی ہیں۔ دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے کہ جن کے ہاتھ میں طاقت ہے ان کے لئے سب کچھ اور جن کے ہاتھ میں طاقت نہیں۔ ان کے لئے کچھ بھی نہیں ان دونوں لادینی نظاموں میں عوام طاقت والوں کے غلام ہیں۔ لیکن اسلامی نظام میں آقا اور غلام کے درمیان کوئی فرق نہیں رہتا۔

اپنے اوقات کو ضائع نہ کیجئے

فارغ وقت میں قرآن کریم۔ تفسیر کبیر۔ حدیث شریف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیجئے۔ آپ محسوس کریں گے کہ آپ کا وقت ان کتابوں کے مطالعہ میں ضائع نہیں ہوا۔ یہ کتابیں روحانیت کو جلا دینے والی ہیں۔ ان کتب کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں لکھئے۔ (ناظم تحریک جدید مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کی روئیداد

بقیہ صفحہ ۵

(۱۰) انتظام روشنی۔ ناظم مولوی غلام باری صاحب

(۱۱) [illegible] داؤد احمد صاحب ناصر۔

(۱۲) انتظام مہمان نوازی:۔ ناظم چودھری عبد الرحمٰن صاحب۔

(۱۳) انتظام معاونین ناظمین:۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب۔ چودھری عبد الرحمٰن صاحب۔

(۱۴) انتظام پہرہ ونگرانی۔ تقسیم خوراک و صفائی لنگر خانہ:۔ نائب ناظم مولوی عبد القدیر صاحب

(۱۵) انچارج لنگر خانہ:۔ ۱۔ صوفی غلام محمد صاحب ۲۔ سید داؤد احمد صاحب

(۱۶) انتظام تنور:۔ ناظم چودھری غلام رسول صاحب۔ ماسٹر ضیاء الدین صاحب۔

(۱۷) انتظام دیگ:۔ ناظم چودھری غلام حیدر صاحب۔ ماسٹر اللہ بخش صاحب۔

(۱۸) انتظام تقسیم روٹی:۔ مولوی عبد اللطیف صاحب۔ چودھری عبد الرحمٰن صاحب بنگالی۔ مولوی عطاء اللہ صاحب۔ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طالب۔ مولوی عطا محمد صاحب۔

(۱۹) تقسیم سالن ناظمین:۔ حافظ شفیق احمد صاحب ماسٹر فقیر احمد صاحب۔ مولوی قمر الدین صاحب۔

(۲۰) انتظام گندھائی آٹا:۔ ناظم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب۔

(۲۱) تقسیم پرھیزی ناظمین: مولوی خورشید احمد صاحب شاد۔ نصیر الدین صاحب۔

(۲۲) انتظام صفائی برتن۔ ناظم ماسٹر محمد حسین صاحب

(۲۳) طبی امداد:۔ ناظم مرزا منور احمد صاحب۔

(۲۴) نظامت سٹور:۔ ناظم ماسٹر سعد اللہ خانصاحب۔

(۲۵) انتظام سبزی:۔ ناظم ماسٹر اللہ بخش صاحب۔

(۲۶) انتظام لکڑی۔ ناظم مولوی محمد ابراہیم صاحب۔

(۲۷) انتظام گوشت:۔ ناظمین مولوی عطاء اللہ صاحب و مولوی محمد اسحٰق صاحب۔

(۲۸) تعمیرات ۔ ناظم سید فخر الاسلام صاحب

(۲۹) امور عامۃ بازار ناظم جلسہ

ولادت

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر بی اے۔ بی۔ ٹی ہیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۰-۱۲-۵۱ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ مولودہ نیک خادم دین اور والدین کے لئے برکت کا موجب ہو

(محمد امین لاہور)

احمدی مبلغ فرانس کی تقریر

اخبار تنظیم پشاور (۲۲ دسمبر ۱۹۵۱ء) لکھتا ہے:

"[illegible] صلعم کی تقریب پر ۹ ربیع الاول کو احمدیوں کا ایک صوبائی جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ ملک عطاء الرحمٰن مبلغ فرانس قاضی محمد یوسف اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے اوصاف اور اتباع خلفاء اور سلف پر تقریریں کیں۔

مرزائیت سے کسی کو کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ لیکن ہر ایک احمدی اپنے پیر و مرشد مرزا غلام احمد قادیانی کے طریق پر اپنی تنظیم میں منہمک ہے۔ اور جمیعۃ العلماء ان کی شدید مخالفت کرتی ہے۔ لیکن ان میں وہ تنظیم اور وہ وحدت نہیں جو مرزائیوں میں ہے۔ ہمیں کہا جاتا ہے۔ کہ آپ کے اخبار تنظیم میں مرزائیوں کا ذکر ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ کے سجادہ نشین پیر گولڑہ شریف۔ مکھڈ شریف۔ تونسہ شریف یا دوسرے بزرگان دین بھی کوئی اسلامی تبلیغ یا اپنے طریقہ قادریہ نقشبندیہ چشتیہ۔ سہروردیہ کی ایسی تبلیغ کریں۔ تو ہم ان کو بھی لکھنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ مریدوں کو سر سے لے کر پاؤں تک کھا جاتے ہیں۔ اور تبلیغ اسلام جو فریضہ حقہ ہے سے مس نہیں رکھتے۔

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کی رو سے ہر مقامی انجمن کو اجازت ہے۔ کہ وہ اپنے ہر قسم کے مقامی اخراجات کے لئے مقامی احمدیوں سے باقاعدہ چندہ جمع کرے۔ جو ایک پیسہ فی روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن خاص مقامی چندوں کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت ضروری ہے۔ مگر وقتاً فوقتاً نظارت بیت المال کے نوٹس میں آتا رہتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں خاص مقامی چندوں کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت کے بغیر چندہ جمع کرتی رہتی ہیں۔ جو درست نہیں ہے۔ عہدہ داران جماعت ہائے مقامی کو اس کی پابندی لازمی ہے۔